93543 ـ دیندار شخص مگر فقیر و تنگ دست سے شادی کرنا

سوال

ایك پچاس سالہ مطلقہ عورت کو ایك چون سالہ شخص کا علم ہوا اس شخص کی طرف میلان کی سب سے بڑی وجہ اس کا دیندار ہونا ہے کیونکہ وہ دینی امور کا التزام کرتا ہے حالانکہ وہ تنگ دست اور فقیر بھی ہے لیکن دین کی وجہ سے میں اس کی طرف مائل ہوں.
میں بھی دین پر عمل کرنے والی ہوں اور اسی طرح اللہ کا خوف رکھتی ہوں، میرا ارادہ ہے کہ اپنے آپ کو عفیف بناؤں اور اس کی تنگ دستی کے باوجو اس شخص سے شادی کر لوں، لیکن میری ماں اس کی تنگ دستی کی بنا پر اس سے شادی کی رغبت نہیں رکھتی، کیا اگر میں اس سے شادی کر لوں تو گنہگار تو نہیں ہونگی ؟
اور کیا اگر میں اپنے خاوند کا خرچ برداشت کروں تو کیا مجھے ا سکا اجروثواب حاصل ہو گا، میرا مہر صرف ایك انگوٹھی ہے کیونکہ میں مادہ پرست عورت نہیں، اور میں اللہ کے لیے خیر و بھلائی کے کام کرنا چاہتی ہوں.
یہ علم میں رہے کہ بیس برس سے میں مطلقہ ہوں، اور اپنی بیس سالہ بچی کی تربیت کی بنا پر میں نے آنے والے ہر رشتہ کو ٹھکرا دیا تھا، اور اسی طرح اپنے والد کی دیکھ بھال کرتی رہی ہوں اور اب وہ فوت ہو چکے ہیں اللہ ان پر رحم کرے، جب فوت ہوئے تو وہ مجھ پر بہت خوش تھے.
اور اب میں محسوس کرتی ہوں کہ میرا خاوند ہونا چاہیے برائے مہربانی اس کے متعلق مجھ کچھ معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر اس شخص کا دین اور اخلاق صحیح اور پسندیدہ ہے تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ فقیر اور تنگ دست ہی ہے؛ کیونکہ ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو تم اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں وسیع و عریض فساد بپا ہو جائیگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اس کے لیے آپ کی رضامندی سے آپ کا مال لینے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کو اپنے خاوند کا خرچ برداشت کرنے اور اس کے ساتھ حسن سلوك کرنے کا اجروثواب حاصل ہو گا اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں ت واسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ النساء (4).

اور پھر فقر و تنگ دستی کوئی عیب نہیں، کیونکہ مال تو آنے جانے والی چیز ہے، اور فقیر و تنگ دست غنی و مالدار بھی ہو سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم میں سے جو مرد و عورت بےنکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو، اور اپنے نیك بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس و تنگ دست بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دےگا، اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے النور (32).

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی والدہ کو مطمئن کریں اور اس کے سامنے واضح کریں کہ معیار مال نہیں، بلکہ تقوی اور عمل صالح معیار ہے.

اور اگر آپ کی والدہ اپنی رائے پر اصرار کرے اور آپ کے خیال میں آپ کا اس شخص سے شادی کرنا صحیح ہے، نکاح کے صحیح ہونے کے لیے آپ کی شادی میں آپ کا ولی ہونا ضروری ہے نکاح کے لیے ولی کی شرط ہے، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عورت کا ولی اس کا والد پھر اس کا بیٹا اور پھر ا سکا بھائی پھر اس کا بھانجا اور پھر اس کا چچا اور پھر چچا کا بیٹا جو کہ عصبہ کی ترتیب سے ہوتا ہے.

اور اگر اس کا ولی نہ ہو تو پھر قاضی اس کی شادی کریگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہیں اس کا حکمران والی ہو گا "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر عورت کا شادی کرنے کی کوشش اور مہر میں آسانی کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کافی عقلمند ہے اور اس کی سوچ بھی اچھی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے سب معاملات میں آسانی پیدا کرے، اور آپ کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .